

حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات کا مختصر جائزہ

<?xml encoding="UTF-8">

حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے برادر بزرگوار کے بعد حکم خدا اور اپنے بھائی کی وصیت سے امامت کے عہدہ پر فائز ہوئے اور معاویہ کی خلافت کے دوران تقریباً دس سال زندگی گزاری اور اس مدت میں اپنے بھائی حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی سیرت پر عمل کرتے رہے اور جب تک معاویہ زندہ تھا امام کوئی موثر کام انجام نہ دے سکے۔ تقریباً ساڑھے نو سال کے بعد معاویہ مر گیا، اور خلافت جو سلطنت میں تبدیل ہو چکی تھی اس کے بیٹے یزید کو ملی۔

یزید، اپنے ریاکار باپ کے برعکس، ایک مست، مغرور، عیاش، فحاشی میں ڈوبا ہوا اور لاپرواہی جوان تھا۔ یزید نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالتے ہی مدینہ کے گورنر کو حکم دیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے اس کے لئے بیعت لے ورنہ ان کا سر قلم کر کے اس کے پاس بھیج دے۔ اس کے بعد مدینہ کے گورنر نے حکم کے مطابق امام حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت کا تقاضا کیا، آپ نے مہلت چاہی اور رات کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ راہی مکہ ہوئے۔ اور حرم خدا میں، جو اسلام میں ایک سرکاری پناہ گاہ ہے، پناہ لی، لیکن وہاں پر کچھ مہینے گزارنے کے بعد، سمجھ گئے کہ یزید کسی قیمت پر آپ سے دست بردار ہونے والا نہیں ہے، اور بیعت نہ کرنے کی صورت میں، آپ کا قتل ہونا قطعی ہے۔ اور دوسری جانب سے اس مدت کے دوران عراق سے کئی ہزار خطوط حضرت کی خدمت میں پہنچے تھے کی جن میں آپ کی مدد کا وعدہ دے کر ظالم بنی امیہ کے خلاف تحریک چلانے کی دعوت دی تھی۔

امام حسین علیہ السلام عمومی حالات کے مشاہدہ سے اور شواہد و قرائن سے سمجھ چکے تھے کہ آپ کی تحریک ظاہری طور پر آگے نہیں بڑھ سکتی ہے، اس کے باوجود یزید کی بیعت سے انکار کر کے قتل ہونے پر آمادہ ہوئے اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تحریک کا آغاز کر کے مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں سرزمین کربلا (کوفہ سے تقریباً ستر کلومیٹر پہلے) دشمن کے ایک بڑے لشکر سے آپ کی مدد بھیڑ ہوئی۔

امام حسین علیہ السلام راستہ میں لوگوں کو اپنی مدد کے لئے دعوت دے رہے تھے اور اپنے ساتھیوں سے تذکرہ کرتے تھے کہ اس سفر میں قطعی طور پر قتل ہونا ہے اور اپنا ساتھ چھوڑنے پر اختیار دیتے تھے، اسی لئے جس دن آپ کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو آپ کے گئے چنے جان نثار ساتھی باقی بچے تھے جنہوں نے آپ پر قربان ہونے کا فیصلہ کیا تھا، لہذا وہ بڑی آسانی کے ساتھ دشمن کی ایک عظیم فوج کے ذریعہ انتہائی تنگ محاصرہ میں قرار پائے اور یہاں تک کہ ان پر پانی بھی بند کیا گیا، اور ایسی حالت میں امام حسین علیہ السلام کو بیعت کرنے یا قتل ہونے کے درمیان اختیار دیا گیا۔

امام حسین علیہ السلام نے بیعت کرنے سے انکار کیا اور شہادت کے لئے آمادہ ہو گئے۔ ایک دن میں صبح سے عصر تک اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن سے لڑتے رہے۔ اس جنگ میں خود امام، آپ کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، چچیرے بھائی اور آپ کے اصحاب کہ جن کی کل تعداد تقریباً ستر افراد کی تھی، شہید ہوئے۔ صرف آپ کے بیٹے امام سجاد علیہ السلام بچے، جو شدید بیمار ہونے کی وجہ سے جنگ کرنے کے قابل نہیں تھے۔

دشمن کے لشکر نے، حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مال کو لوٹ لیا اور آپ کے خاندان کو

اسیر بنا لیا اور شہداء کے کٹے ہوئے سروں کے ہمراہ اسیروں کو کوفہ اور کوفہ سے شام لے جایا گیا ۔
اس اسیری میں امام سجاد علیہ السلام نے شام میں اپنے خطبہ سے اسی طرح حضرت زینب کبری سلام اللہ علیہا نے کوفہ کے مجمع عام میں اور کوفہ کے گورنر ابن زیاد کے دربار میں اور شام میں یزید کے دربار میں اپنے خطبوں سے حق سے پردہ اٹھایا اور بنی امیہ کے ظلم و ستم کو دنیا والوں کے سامنے آشکار اور واضح کر دیا ۔
بہر حال امام حسین علیہ السلام کی تحریک ، ظلم ، و زیادتی اور لاپالی کے مقابلہ میں خود آپ اور آپ کے فرزندوں ، عزیزوں اور اصحاب کے پاک خون کے بہنے اور مال کی غارت اور خاندان کی اسیری پر ختم ہو ئی ۔ یہ تحریک اپنی خصوصیات و امتیازات کے پیش نظر اپنی نوعیت کا ایک ایسا واقعہ ہے انقلاب کی تاریخ کے صفحات پر رقم ہے ۔ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلام اس واقعہ سے زندہ ہے اور اگر یہ واقعہ رونما نہ ہوتا تو بنی امیہ اسلام کا نام و نشان باقی نہ رکھتے ۔

اس جانکاه واقعہ نے نمایاں طور پر پیغمبر کے اہل بیت علیہم السلام کے مقاصد کو بنی امیہ اور ان کے طرفداروں کے مقاصد سے جدا کر کے حق و باطل کو واضح و روشن کر دیا ۔
یہ واقعہ نہایت کم وقت میں اسلامی معاشرہ کے کونے کونے میں منتشر ہوا اور شدید انقلابوں اور بہت زیادہ خونریزوں کا سبب بنا جو بارہ سال تک جاری رہے و آخر کار بنی امیہ کے زوال کا ایک بنیادی سبب بنا ۔
اس واقعہ کا واضح ترین اثر لوگوں کی ایک بڑی تعداد کی معنوی پرورش کے نتیجہ میں رونما ہوا جن کے دلوں میں علی بن ابیطالب کی ولایت نے جڑ پکڑ لی اور ان لوگوں نے خاندان رسالت کی دوستی کو اپنا لائحہ عمل بنالیا اور دن بدن ان کی تعداد اور طاقت بڑھتی گئی ۔ اور آج کی دنیامیں تقریباً دس کروڑ مسلمان شیعہ کے نام سے موجود ہیں ۔